سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)



رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

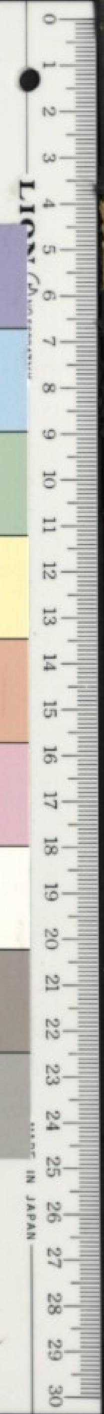
حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ - لاہور } ایڈیٹر

پادری ایچ - ای واٹلی صاحب ایمپرس روڈ - لاہور } منیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲۷ مئی ۱۹۲۷ء	نمبر ۲۱



کلام شفا

جناب شفا کے قلم سے

شافع کونین کے پھر وہیں گھبرائینگے کیا
حشر کے دن رحم ہم پردہ نہ فرمائینگے کیا

چھیڑتے ہیں واعظ دنیا طلب ہر دم عبث
آپ دیوانے ہیں جو وہ ہم کو سمجھائینگے کیا

حشر برپا ہو چکے تو آپ کا دیکھوں جمال
تا بکے فرقت میں اپنی مجکو تڑپائینگے کیا

ہے عطائے ایزدی اپنی خورش بہر نجات
ہم غم عیسیٰ نہ کھائینگے تو پھر کھائینگے کیا

بخشے جی جنکو توسل ذاتِ عیسیٰ سے نہیں
قہر جنت حشر میں ایسے بشر پائینگے کیا

حشر کے دن اک اشارے میں ملیگا باغ خلد
ہم سے عاصی لطف پر انکے نہ اترائینگے کیا

لاکھ دشمن ہوں خلل انداز او راست کے
ہم کلام حق کو دنیا میں نہ پھیلائینگے کیا

ہم ازل سے ہیں مسیحا کی محبت کے اسیر
دام دنیا میں ہمیں اغیار الجھائینگے کیا

کی جنہوں نے عمر لذت ہائے دنیا میں بسر
توشۂ عقبیٰ وہ اپنے ساتھ لیجائینگے کیا

لاکھ دے لالچ ہمیں شیطان پھسلا دے ہزار
ہم در عیسیٰ سے اٹھکر اے شفا جائینگے کیا

فخر ہے ہم سب کو عیسیٰ کی غلامی کا شفا
دل ہمارے حشر کی دہشت سے گھبرائینگے کیا

ماہ اپریل میں بائبل سوسائٹی لاہور کی طرف سے مسٹر چرچ صاحب پشاور سے دورہ کرتے ہوئے بنوں تشریف لے آئے - اُنہوں نے میجک لینٹرن کے ذریعے سے لکچر دیئے - حاضرین میں تمام مشنری صاحبان اور اُن کی بیوی بچے موجود تھے - تمام کرسچن بھی آئے ہوئے تھے - جن میں ہندو بھی موجود تھا - حاضرین پر خاص اثر ہوا لکچر ۹ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے رات تک ہوتا رہا - اور یہاں سے ڈیرہ اسمٰعیلخاں تشریف لے گئے - (ٹی سی چوپڑا)

بہادر مظلوم

ہستی فنا کرینگے اگر عشق شاہ میں
ہونگے فرد حشر کے دن سرفراز ہم
(شفا)

مرقس اریلیس مسیحیوں کا جانی دشمن اور ستانے والا قیصر تھا - مورخوں کی تحریر کے بموجب وہ مسیحیوں سے یہاں تک متنفر تھا کہ ان کا نام سنکر آپے سے باہر ہو جاتا تھا اور اسلئے تھا کہ وہ اُس کے بتوں کی پرستش سے انکار کرتے تھے - وہ مسیحیوں کو ضدی اور نافرمانبردار تصور کرتا تھا - اُس کا خیال تھا کہ مسیحی مذہب ایک قسم کی دیوانگی اور ضد کا نتیجہ ہے - اور اگرچہ اُس نے اُن میں کوئی قصور نہ پایا تو بھی اُس نے اُن کے خلاف یہ فرمان جاری کیا کہ ہم نے سنا ہے کہ وہ لوگ جو ہمارے زمانہ میں اپنے آپ کو مسیحی قرار دیتے ہیں نافرمانی کرتے اور ملکی معبودوں کی پرستش نہیں کرتے - اس لئے ان کی گرفتاری ضرور ہے - چاہیے کہ وہ رومی معبودوں کے سامنے قربانی چڑھائیں - لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو انہیں سخت سزا دی جاوے - اس فرمان کے جاری کرنے سے اُس کا منشا یہ تھا کہ وہ اپنے قلمرو میں سب مسیحیوں کو نیست و نابود کر دے -

اس قیصر نے انیس سال (...ء سے ...ء تک) سلطنت کی - اور اس کی سلطنت کے تمام ایام میں (سوائے ...ء تا ...ء کے) مسیحی لوگ بری طرح سے ستائے اور مارے گئے -

...ء میں جب مرقس اریلیس نے فوج کشی کی - اور ایک موقعہ پر اس کی فوج محصور ہو کر پیاس سے نہایت بیتاب ہوئی - اُس وقت فوج کے ایک دستہ نے جو مسیحی تھے گھٹنے ٹیک کر خدا سے بارش کے لئے التجا کی - ایسے زور سے بارش ہوئی کہ تمام فوج نے اپنی پیاس کو بجھایا اور اُس مینہ کے باعث غنیم کو ہٹایا

فتح حاصل ہوئی۔ اس وقت حکماً ایذا رسانی بند کر دی گئی۔ اور قیصر نے اس پلٹن کا نام گرجنے والی پلٹن رکھا۔ مگر تین سال کے بعد (۱۷۶ء میں) بت پرستوں نے از سر نو ظلم کرنا شروع کیا اور بے شمار مسیحی ستائے اور مارے گئے۔ غلاموں پر سب سے زیادہ سختی روا رکھی گئی تاکہ وہ اپنے مسیحی آقاؤں کو گرفتار کروائیں جو غلام کہ مسیحی تھے اُن کو صلیب دیا گیا یا جنگلی جانوروں سے پھڑوائے گئے۔ رومی مسیحی تلوار کا لقمہ بنائے گئے اُن کی نعشوں کو کتوں کے آگے پھینکا گیا۔ اور بہت سے مسیحی آگ کی نذر کئے گئے۔ غرضیکہ ان شہیدوں نے ایسی ایسی ایذائیں برداشت کیں جنکا بیان کرنا دشوار ہے۔ مگر اس سخت ایذا رسانی میں بھی مسیحیوں کا استقلال و اطمینان صاف اس بات کو دکھلاتا تھا کہ وہ اُس آسمانی زندہ پانی کے منبع سے جو مسیح سے جاری ہے سیراب ہوئے اور تقویت پائی اور یہ ثابت کرتا تھا کہ جہاں اُس باپ کی محبت ہے کبھی بھی خوف نہیں اور جہاں مسیح کا فضل ہے کچھ بھی دہشت نہیں ہے۔

اس ایام ایذا رسانی میں سب سے پہلے ایک عورت بلیاس نامی نے مسیح کا انکار کیا۔ لیکن جب اُس پر ظلم زیادتی کی گئی تب وہ اپنے مسیحی ہونے کی مُقر ہوئی اور بعد اس کے وہ شہیدوں کی فوج میں جا شامل ہوئی۔

پھر شہر لیونس کے اسقف بزرگ پتھانی نس کو جنکی عمر نوّے برس سے کچھ اوپر تھی بُت پرستوں نے آ گرفتار کیا اور اپنے غصے و غضب میں شور مچاتے ہوئے اُسے مجسٹریٹ کے روبرو کھینچ لے گئے۔ مجسٹریٹ نے اُس سے پوچھا "اے دیوانہ کیا تو مسیحی ہے؟"۔ اُس نے جواب دیا "ہاں! خداوند کا شکر ہو کہ میں مسیحی ہوں۔ اور جناب میں تو سے

اُلفتِ عیسیٰ کا مستانہ ہوں سودائی نہیں
مِلّتِ عیسیٰ کا واعظ ہوں میں غوغائی نہیں"

پھر مجسٹریٹ نے کہا "کہ ہمارے معبودوں کو قربانی چڑھا اور قیصر اقدس کے نام کی قسم کھا"۔ اس بزرگ نے جواب دیا "کہ میں خدائے واحد کا پرستار ہوں اور صرف اُسی کے نام کی قسم کھاتا ہوں"۔ تب مجسٹریٹ نے کہا "مسیحیوں کا خدا کون ہے؟" اُس نے جواب دیا "اگر آپ اسکی پہچان کے لائق ہوتے تو آپ اُسے جانتے"۔ جوں ہی کہ بت پرستوں نے یہ جواب سُنا سب کے سب اُس پر ٹوٹ پڑے اور اُسے چاروں طرف گھسیٹتے پھرے۔ اور لاتیں و گھونسے سے پیش آئے۔ اور پھر بڑی بیدردی سے اُسے تازیانے لگائے۔ یہاں تک کہ اُسے ادھ موا کر کے قیدخانہ میں ڈالدیا۔ جہاں کہ وہ دو دن کے بعد اُن زخموں اور ضربوں کے باعث جاں بحق ہوا۔

مبارک ہیں جو راستی کے سبب
ستائے ہیں جاتے بہ جوشِ غضب — متی ۵: ۱۰
کہ افلاک کی بادشاہی تمام
اُنہیں کی ہے میراث آئینہ نام — (فرحت)

پڑھنیوالو! آپ کہاں تک خداوند مسیح کی خاطر دکھ سہنے کو تیار ہیں؟ غور کرو وہ کیا فرماتا ہے۔

مبارک ہو تم اور فرخندہ حال
کہ میرے سبب جب بصد قیل و قال
کریں لعن طعن اور ستائیں تمہیں — متی ۵: ۱۱
بُری باتیں حق میں تمہارے کریں — (فرحت)
ہو تم شادماں اور خوش نیک پے
تمہارا بڑا اجر گردوں پہ ہے

راقم (مسز) کے۔ خیر اللہ۔ کلارک آباد

ڈاکٹر جہان خاں صاحب کا لختِ جگر عبدالحکیم بہت نازک حالت میں ہے۔ ہر ایک گھر میں اُسکی شفایابی کے لئے خداوند کریم سے دعا ہو رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی حالت بہت نازک ہو رہی ہے خدا اس نوجوان کو جسکی عمر اندازاً ۲۰ سال کے قریب ہے شفایابی دے۔

(ڈی سی چوپڑا از بنوں)

پادری برگم صاحب پچھلے ماہ میں پشاور سے دورے پر بنوں آئے اور یہاں سے ڈیرہ اسمٰعیلخاں بمع اپنی میم صاحبہ کے تشریف لے گئے۔ دوران قیام میں آپ نے اپنے سکول بنوں مشن کے پُرانے شاگردوں سے بھی ملاقات کی جو اُس وقت وہاں جن میں سے ایک بندہ بھی موجود تھا (۔)

کھنڈوہ مسیحی آشرم کیلئے سیلانی مبشر کا پیغام

ناظرین نور افشاں۔ چنیبا تیں مسیحی جماعتوں کے لئے بیان و ظاہر کرنا ضروری ہیں۔ خاکسار انجیل خدمت کے اس آشرم کے متعلق کچھ عرصہ سے سیلانی طور پر کام کر رہا ہے۔ خانصاحب طالب الدین صاحب کی کوشش اور ملک کی مسیحی جماعتوں کی دعائیں مبارک ہیں جنکا ذکر آپ سے گوش گذار کرنا ضروری ہے۔ واضح ہو کہ انجیلی خدمت کو افضل ترین طریق پر انجام دینے کے لئے جو آشرم نے اعلےٰ تجویز کی ہے وہ سہولت و سادگی و زمانہ کی رفتار کے اعتبار سے نہایت موزوں و مفید ہے۔

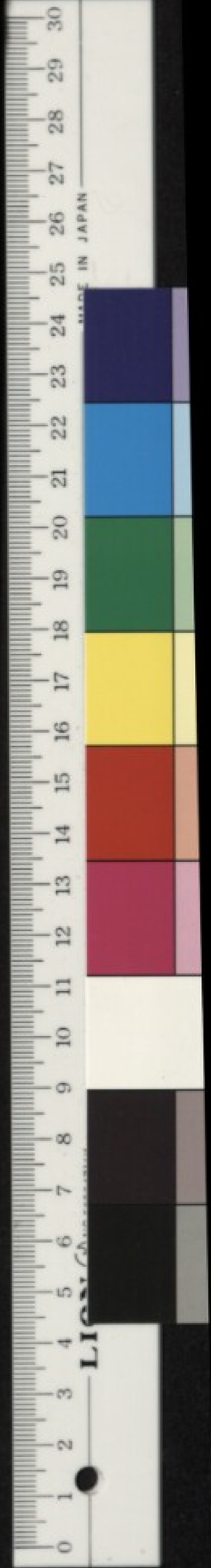
اس کا اونچا اور اچھوتا طرز عمل ہر پہلو سے قابل سماعت اور غور و فکر کے لائق ہے۔ اس آشرم کی بنیاد اس رقبہ اراضی پر رکھی گئی ہے جو خان صاحب جناب طالب الدین صاحب کا عطیہ ہے اور وہ ایک سو ایکڑ اراضی کا ہے جس کا ثمرہ مسیحی آشرم کی اشد ضروریات کی مرافعت کا مستقل انتظام ہو چکا ہے۔

اس مسیحی آشرم میں مسیحی سیوک تیار ہو کر مسیحی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ہر ایک مسیحی سیوک کی خدمتگذاری اور نیک چلنی کا انحصار آشرم کے منتظموں کے ہی فیصلہ پر موقوف نہیں۔ بلکہ ملک کی مسیحی جماعتوں کے فیصلہ پر موقوف ہے۔ انہیں یہ حق حاصل ہے کہ آشرم کے کسی سیوک کو اگر مسیحی خدمت کے میدان میں قاصر پائیں تو وہ آشرم کی انتظامیہ کمیٹی کو اطلاع دے کر اُسے موقوف کرائیں۔

ہر ایک کام کی ابتدا میں ایک حد تک دشواریاں اور پریشانیاں پیش ہوا کرتی ہیں۔ ملک کی مسیحی جماعتیں خود اپنے تجربے سے معلوم کر چکی ہیں کہ کن کن مشکلات کا سامنا مسیحی خدمت کی ابتدا میں ہوا کرتا ہے۔ یہی مشکلات آشرم کے کام میں بھی درپیش ہیں۔ مگر ہم مقدور بھر اُن کا مقابلہ کر کے مسیحی خدمت کو انجام دینے کی کوشش میں ہیں۔

خداوند کا شکر ہو کہ خان صاحب نے تن من دھن آشرم اور اُس کے وسیلے سے مسیحی خدمت

دیکھو صفحہ ۱۱





نور افشان
مطبوعہ ۲۷ مئی ۱۹۲۶ء

ہندو آریہ دھرم اور شدھی کے معنے

گذشتہ سے پیوستہ

نور افشان کی اشاعت قریبہ میں ہم نے فخر پنجاب لالہ لاجپت رائے صاحب کے خیالات ہندو دھرم پر ہدیہ ناظرین کئے تھے۔ اس میں آپ نے ایسے اصحاب کی تعداد کثیر پر اشارہ کیا تھا جو نام کے سوا ہندو دھرم کی کسی بات کو مانتے نہیں ہیں۔ جو ہندو ازم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہندو کہلاتے ہیں۔ وید وغیرہ کی کچھ پرواہ ہی نہیں کرتے ہیں۔ ایسے ہندو صاحبان کی تادیب کے لئے لالہ صاحب نے ایک اور مضمون ہندو ماترم لاہور مطبوعہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۵ء میں طبع کرایا تھا۔ جو کئی اعتبار سے ہمارے ناظرین کے لئے قابل غور ہے۔ پیشتر لالہ صاحب ہندو دھرم کی لامذہبی کا نقشہ ظاہر کر چکے ہیں۔ لیکن ذیل کے مضمون میں ہندو ازم کی لامذہبی کی خوبی کا ایسا بیان کرتے ہیں جس کے مقابل اسلام و مسیحیت تک کرامات دیکر دکھائی ہے۔ چونکہ لالہ صاحب نے اپنے اس مضمون میں ہندو ازم کو بچانے اور زندہ رکھنے کی از حد کوشش فرمائی ہے اور چونکہ اس کوشش سے ہر ایک مسیحی اور مسلم کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اس وجہ سے ہم لالہ صاحب کے اس مضمون کا بھی ضروری حصہ ناظرین اخبار کے ملاحظہ کے لئے نقل کرتے ہیں۔ اس مضمون کا بھی ذمہ دار ہندو ماترم لاہور ہی ہے۔

ایڈیٹر

لالہ صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"مجھے کئی ایسے پولیٹیکل مذاق رکھنے والے ہندو معلوم ہیں جنکی رائے میں قریب ہندوستان کی تمام بیماریوں کا واحد اور بہترین علاج "ہندو ازم" کی تباہی ہے۔ ہندو ازم سے اُن کی مراد ظاہری شکلوں اور اصولوں ذاتوں یا ملتوں۔ تعصبات اور توہمات سے ہے کہ جو عام طور پر "ہندو ازم" کے نام سے پرسدھ ہیں۔ وہ اس سے تنگ آ گئے ہیں اور اس سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں۔ انہیں یقین ہے اور وہ اپنے اس یقین کو چھپاتے نہیں کہ جب تک یہ بھوت زندہ ہے تب تک قوم پرستی کے لئے کوئی امید نہیں۔ اور نہ ہی پولیٹیکل آزادی کے لئے کوئی موقع ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ان کے اپنے آچرن کی پڑتال کرے اور ان کی زندگی پر نظر ڈال کر دیکھے تو اُسے پتہ لگتا ہے کہ وہ اس "ہندو ازم" کے ساتھ مع اس کے ان بدترین پہلوؤں کے چمٹے ہوئے ہیں۔ وہ نہ صرف غیر ہندوؤں کے ساتھ اپنی بیٹیوں کی شادی کرنے سے انکاری ہیں۔ بلکہ وہ اپنی ذاتوں کے اندر اُن کے لئے ور ڈھونڈنے کے لئے نہایت متفکر رہتے ہیں۔ انتخابات کے وقت یا جب وہ سرکاری نوکریوں کے لئے اپنے دعاوی پیش کرتے ہیں۔ تب وہ ووٹروں یا گورنمنٹ کو جیسی کہ حالت ہو یہ بتلانے کے لئے بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں کہ وہ ہندو ہیں۔ سوائے دلیل بازی کے وقت کے انہیں کسی وقت اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ وہ ایسا طرز عمل اختیار کریں کہ گویا کہ وہ غیر ہندو ہیں۔

اس مضمون میں میرا مقصد نہ تو ان اشخاص کو قصوروار بتلانا ہے اور نہ ہی اُن کی تعریف و توصیف کرنا ہے۔ بلکہ محض اُن کی "ہندو ازم" کی تباہی کی خواہش کی پڑتال کرنا ہے۔ کیا یہ اُن کی یا کسی اور کی طاقت میں ہے کہ وہ "ہندو ازم" کو تباہ کر سکے؟ کیا اس امکان تباہی پر اپنی پولیٹیکل تجاویز کو مبنی کرنا عمل پالیٹکس ہے؟ بدھ ازم اسلام عیسائیت۔ سکھ ازم اور (ہمارے اپنے زمانہ میں) برہمو ازم اور آریہ ازم نے اپنے طریق پر ہندو ازم کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہم اس بھوت کو اسی طرح زندہ و سلامت پاتے ہیں کہ جیسے یہ ہمیشہ تھا۔ اس نے بدھ ازم کو ہندوستان کی حدود سے باہر نکال دیا اُس نے اسلام کی صورت ایسے طور پر بدل دی کہ وہ قریباً اس کے مشابہ ہو گیا اور عیسائیت کو تو اُس نے مطیع کر لیا۔ باقی تین کے متعلق یہ ہے کہ اُس نے آخری دو کو اپنی آغوش میں لے لیا ہے اور پہلے کے ساتھ اپنا نزدیکی رشتہ قائم کر دیا ہے۔ اس طرح یہ اپنی پوری شان و شوکت میں موجود ہے اور ہمیشہ نئے شکار نئے مداح اور نئے بھگت حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ نئی دنیا بھی اُس کے قدموں پر گر رہی ہے۔ آج یورپ اور امریکہ میں کسی دیگر غیر عیسائی مذہب کی نسبت ہندو ازم کے دوست۔ مداح اور بھگت زیادہ تعداد میں موجود ہیں۔ الوسو پیپرنل (ایک قسم کا پھول جو خراب موسم کی آمد پر بند ہو جاتا ہے) کی مانند ہے جو ہمیشہ کھلا لیکن پھر بھی بند ہمیشہ سادہ لیکن پیچیدہ اور ہمیشہ فراخ لیکن باوجود اس کے تنگ ہمیشہ حاضر لیکن باوجود اس کے غیر حاضر ہے۔ کوئی اس پر قابو نہیں پا سکتا کوئی اُسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ اس کا راز اس کے لچکیلے پن میں ہے۔ وویکانند۔ ٹیگور۔ گاندھی۔ آر۔ ہند۔ اینڈریوز۔ پیرسن اور رچرڈ پال تمام متفق الرائے ہیں کہ یہ مغرب کے لئے ایک اعلےٰ پیغام رکھتا ہے۔ اور اس کا اپنا مشن ہے جسے اُس نے پورا کرنا ہے۔ یہی بات یہ ہے کہ کوئی اُسے تباہ نہیں کر سکتا۔ جو لوگ اُس کی تباہی کے خواہاں ہیں وہ نہیں جانتے کہ وہ کس بات کی خواہش کر رہے ہیں۔ اگر ہندوستان کی پولیٹیکل آزادی "ہندو ازم" کی تباہی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور کسی دیگر طریق سے حاصل نہیں ہو سکتی تو ہمیشہ کے لئے ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہ آزادی کبھی حاصل نہ ہو گی۔ جہاں بدھ ازم اسلام اور عیسائیت معہ اپنے تمام مذہبی جوش اور پولیٹیکل طاقت کے ناکامیاب ہوئے ہیں۔ وہاں پولیٹیکل مذاق رکھنے والے ہندو جن میں نہ جوش ہے نہ طاقت اور نہ ہی وقار ہے۔ اُن کے لئے تو قطعاً کوئی موقع نہیں۔ ہمیں ہمیشہ کے لئے یہ سبق اپنے دل میں رکھنا چاہئے اور پھر اپنی تجاویز تیار کرنی چاہئیں۔

کیا ہندو ازم تباہی کا مستحق ہے؟

لیکن کیا ہندو ازم تباہی کا مستحق ہے۔ یا پالیٹکس کیا ہے؟ اور پولیٹیکل آزادی سے کیا مراد ہے؟ کیا اس

دونوں اظہارات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی نہ کسی قسم کی شگفتہ سماج (سوسائٹی) پہلے سے موجود ہو۔ اور کیا خواہ مخواہ اس کے لئے ضروری نہیں کہ اس سوسائٹی کے ممبران کے درمیان کسی نہ کسی قسم کا رشتہ اتحاد موجود ہو؟ پولیٹیکل مذاق رکھنے والے ہندوؤں کا "ہندوازم" کی تباہی سے کیا مطلب ہے؟ کیا اُن کا مقصد یہ ہے کہ پولیٹیکل میدان سے مذہبی امتیازات دور کر دیئے جائیں؟ اگر ایسا ہے تو اس مقصد میں ہمارا اُن کے ساتھ پورے طور پر اتفاق ہے۔ لیکن ہندوازم کی تباہی سے انہیں کوئی مدد نہ ملیگی۔ چونکہ ملک میں "ہندوازم" کے علاوہ اور بہت سے ازم ہیں جو اُن کے نکتہ خیال کو منظور نہیں کرینگے۔ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ خواہ دیگر "ازم" ترقی کریں۔ اور پھلیں پھولیں ہندو "ازم" کو تباہ کر دیا جانا چاہیئے۔ ہم یقین نہیں کر سکتے کہ ان کی ایسی خواہش ہے۔ اگر واقعی ایسی خواہش ہے تو ان کی "ہندوازم" کی تباہی کی خواہش محض ایک وہم سے زیادہ نہیں ہے۔ بہرحال جیسا کہ ہم پہلے بتلا چکے ہیں "ہندوازم" اپنے آپ کو تباہ کئے جانے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں۔ اگر پولیٹیکل مذاق رکھنے والا ہندو "ازم" سے اس قدر تنگ آیا ہوا ہے تو کسی اور ازم میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں یقین نہیں کہ وہ ایسا کرنا چاہتا ہے۔ وہ محض توہمات میں مبتلا ہے۔ اس کے لئے بہترین بات یہ ہے کہ وہ ان توہمات کو چھوڑ دے اور ہندوؤں کو بہتر طور پر تعلیم یافتہ۔ بہتر طور پر متمدن۔ جسمانی طور پر زیادہ صحت مند اور مجلسی طور پر زیادہ اپ ٹو ڈیٹ بنانے میں تعاون کرے۔ "ہندوازم" سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ یہ ایک مشترکہ رشتہ ہے جو تمام ہندوؤں کو باہم باندھتا ہے۔ لوگ کسی دیگر "ازم" میں شامل ہو کر بھی سپرٹ اور تمدن کے لحاظ سے ہندو ہی رہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ناممکن شے کی خواہش کرنے اور ایک سوسائٹی سے کہ جس میں بعض عمدہ ترین ایسے اوصاف ہیں کہ جن کا انسان کی عقل یا تصور خیال کر سکتا ہے منقطع ہو جانے کی بجائے اس مشترکہ رشتہ اتحاد کو زیادہ مضبوط تر بنا دیں

اور زیادہ صحت مند بنائیں گے

کُتبِ مقدسہ کی تصدیق

ہمارے جلیل القدر مسلم علماء میں کروڑوں علماء زمانہ بائبل مقدس کے کلام اللہ ہونے اور اس کے بلا تحریف و تغیر ہونے کے صحیح معانی میں معتقد چلے آئے ہیں اور آجکل معتقد موجود ہیں جو مسیحیوں کی اسلام کی طرف سخت بدگمانی کا شکار ہو جانے کی وجہ سے بائبل کی بابت اپنے عقائد کا اظہار کرنا غیر ضروری خیال کر کے مسیحیوں کے مقابل بائبل کی صحت و صداقت کا انکار کرنا ضروری سمجھ رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ عام طور اسلام کی بابت مسیحیوں کی ذہنیت میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس پر بھی حق پسند مسلم علماء نے بائبل کی بابت کھلم کھلا اپنے اسلامی عقائد کا صفائی سے اظہار کیا ہے۔ جن کے نام نامی اور اسماء گرامی اپنے بیانات سمیت ہماری کتاب **تحقیق الاسلام**۔ **ہماری بائبل اور مسلم علماء**۔ **اثبات صلیب** میں جگہ حاصل کر چکے ہیں۔ اُن میں سے ایک علامہ و جلیل القدر ڈاکٹر صادق علی صاحب ریٹائرڈ سرجن کپورتھلہ ہیں جنہوں نے کتب مقدسہ پر تازہ اور مختصر بیان سپرد کر کے برای اشاعت ہمارے پاس بھیجا ہے جسے ناظرین نور افشاں کی ضیافت طبع کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اس مضمون کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ ایڈیٹر

کسی شاعر کا قول ہے جہاں جہالت برکت کی موجب ہے وہاں علم سیکھنا گناہ ہے۔ مغربی لوگوں کی علوم کی ترقی نے توریت اور انجیل کی کتابوں کی ایسی بے حد تنقید کی ہے کہ اُن کتابوں کا مصنف کون تھا اور اُن کو کس لئے سند مانا گیا ہے کہ اگر اس تنقید کو بالکل معقول سمجھا جائے تو قریباً ساری کتب مقدسہ مشتبہ ہو جاتی ہیں۔ اُن کی الہامی صحت پر کامل یقین رہنا ممکن ہی نہیں ہے۔ لیکن یقین کے دو قسم ہیں ایک مطلق یقین اور دوسرا اخلاقی یقین۔ مطلق یقین تو وہ ہے جس میں شک کرنے کی گنجائش ہی نہیں ہوا کرتی۔ اور اخلاقی یقین ایک انگریزی اصطلاح کا ترجمہ ہے۔ اردو اور عربی میں اسکو ظن غالب کہہ سکتے ہیں۔ اس سے مراد اس قسم کا علم ہے جس کے اعتبار پر انسان دنیا کے معمولی کاروبار کیا کرتے ہیں۔ جیسے زراعت، حرفہ، تجارت وغیرہ میں جو کام کئے جاتے سارے ہی ظن غالب کی امید پر کئے جاتے ہیں کامل یقین کسی صورت میں بھی نہیں ہوا کرتا کھیتی کرنے میں پہلے خرچ اور مشقت کرنی ضروری ہوتی ہے اور امید ہوتی ہے کہ فصل کاٹنے کے دنوں میں فائدہ ہوگا مگر کئی دفعہ کسی ناگہانی آفت کے پہنچ جانے سے دیکھتے دیکھتے ہی تباہ ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی حال تجارت حرفہ وغیرہ کا ہے جب اتنے علم کی بنیاد پر ہم دنیاوی فائدہ اُٹھانے کے لئے خرچ کرنا اور محنت برداشت کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ تو علیٰ ہذا القیاس کتب مقدسہ کے متعلق ظن غالب حاصل ہو جانے پر کہ یہ آسمانی ہدایتیں ہیں اور ان پر عمل کرنے اور نہ کرنے پر ہمارے انجام کی بہتری یا بدتری منحصر ہے۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا نامعقول نہیں ہے۔ لیکن دنیا کے اور دین کے کاموں میں ایک اور بڑا تفاوت ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر دنیا کے کام میں ایک دو دفعہ... خلاف امید کوئی خرابی یا نقصان پہنچ گیا۔ تو اس کی تلافی بعد میں ہو سکتی ہے مگر آخرت کے کاموں میں غلطی کرنے سے تلافی کی امید نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے عقل کہتی ہے کہ دینی معاملات میں ہمیشہ یقین کامل کی رہنمائی کے پیچھے لگنا چاہیئے۔ دنیا کے کاموں میں غلطی ہو جائے تو ناقابل اصلاح نتیجہ پیدا نہیں ہوا کرتا۔ اس کی اصلاح پھر ہو سکتی ہے۔ لیکن دین کے کام میں غلط رہنمائی کے پیچھے لگنے سے ہمیشہ کے عذاب میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے دینی ہدایت کے صحیح اور الہامی ہونے پر جب تک یقین کامل نہ ہووے تب تک اس پر عمل کرنا معقول اور مناسب نہیں ہے۔

مغربی علما کی تنقید نے کتب مقدسہ کے متعلق شک نفاقی لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے جس کی اصلاح مزید تنقید کے ذریعہ سے ہونی ممکن نہیں ہے



تین منصف لوگوں کی نظر میں باوجود ایسی تنقید کے اور اس کے منفر نتیجہ کے ان کتابوں میں جو نجات دینے والی باتوں کی ہدایت ہے اس میں اشتباہ کرنے کی گنجایش نہیں ہے ۔ یہ ایک طرح کی اندرونی شہادت ہے ۔ جس سے کوئی نیک نیت شخص اور بخوبی غور و تامل کرنے والا انکار نہیں کر سکتا ہے ۔ البتہ زبانی بحث کرنے والوں کے لئے کتب مقدسہ کی صحت اور الہامی ہونے پر اُن کی تنقید کی وجہ سے بہت بڑی گنجایش نکل آتی ہے ۔ اور اسی طرح آج تک مخالف لوگ خواہ مسیحی جماعت کے ہوں یا دوسرے ہوں عام لوگوں کے دلوں میں خلجان پیدا کر دینے کے لئے انہیں کی کتابوں سے کافی شہادتیں نکالکر پیش کر سکتے ہیں ۔

جو لوگ قرآن شریف کی پیروی کرتے ہیں وہ ایسے تذبذب سے پاک رہ سکتے ہیں ۔ کیونکہ اُن کا کامل ایمان ہے کہ قرآن شریف لفظ بلفظ کلام الہٰی ہے پھر اُس میں جا بجا توریت اور انجیل کی تصدیق نازل ہوئی ہے ۔ کہیں فرمایا ہے ۔ مصدق لما معکم یہ قرآن سچا بتلاتا ہے اول کتب مقدسہ کو جو تمہارے (ام الکتاب کے) پاس ہیں ۔ کہیں فرمایا مصدق لما معھم ۔ یہ قرآن سچا بتلاتا ہے اول کتب مقدسہ کو جو اُن کے (یعنی ام الکتاب کے) پاس ہیں کہیں فرمایا مصدق لما بین یدیہ ۔ سچا بتلاتا ہے اول کتابوں کو جو اُس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں ۔ ان کے سوا اور کئی طرح سے قرآن شریف توریت انجیل کی تصدیق کرتا ہے ۔ اب ساری دنیا جمع ہو کر توریت انجیل کی تنقید کر کے اُن میں غلطیاں اور تنقیدیں نکالیں ۔ تاہم سچا مسلمان جو قرآن شریف پر کامل ایمان رکھتا ہے اس کے لئے قرآن کی شہادت ساری دنیا کی تردید و تکذیب کرنے کے لئے کافی ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مومنو اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اُس پر نازل کی ہے ۔ اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے اللہ نے نازل کی ہے ایمان لاؤ اور جو شخص اللہ کا اور فرشتوں کا اور کتابوں کا اور رسولوں کا اور قیامت کا انکار کریگا وہ سخت گمراہی میں پڑ جائیگا ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۱۳ قرآن شریف میں جیسا ایمان لانے کا حکم اللہ پر اور رسولوں پر اور قرآن پر ہے ۔ ایسا ہی توریت انجیل پر ایمان لانے کا حکم ہے ۔ ان کے ایمان میں کوئی تفریق اور تمیز نہیں ہے ۔ اس لئے مسلمانوں کو توریت و انجیل کی صحت میں اور الہامی ہونے میں ور ابھی اشتباہ نہیں ہے ۔ ایسے مسلمان بھی ہیں جو ان توریت و انجیل کو محرف کہہ دیتے ہیں ۔ مگر کوئی مسلمان قرآن شریف کے خلاف کوئی بات کہے تو منصف شخص کی نظر میں اس کا قول بالکل قابل سماعت نہیں ہے ۔ بعض مسلمان پہلے انبیاء کے حالات توریت میں اسی قسم کے پاتے ہیں جو شرافت اور تقوے کے خلاف ہیں اس لئے وہ خیال کرتے ہیں کہ ایسی باتیں انسانی تصرف سے ان کتابوں میں داخل ہو گئی ہونگی الہامی کلام میں نہ ہونگی ۔ مگر اُن کا یہ خیال صحیح نہیں ہے ۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا ہمیشہ سے ایک ہی حالت پر رہی ہے ۔ ۔ ۔ ہے ۔ حالانکہ شریعت موسیٰ پر نازل ہوئی ہے ۔ موسےٰ سے پہلے شریعت نہیں تھی ۔ اور جب شریعت نہیں تو اُن لوگوں کے کام جو موسوی شریعت کے خلاف تھے وہ گناہ میں شمار نہیں ہو سکتے تھے ۔ کھانا پینا اور عورتوں کے تعلقات کے متعلق ان زمانوں میں کوئی شریعت نہیں تھی اس لئے ان امور میں ۔ ۔ ۔ اُن کی بے اعتدالی کی باتوں کو گناہ سمجھنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے ۔ اور ان کتابوں میں ایسی باتوں کے بیان سے ہمارے لوگوں کی ہدایت پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے ۔ موسےٰ سے پہلے زمانوں کے لوگ ایسی آزاد طبیعت کے ہوا کرتے تھے کہ وہ شریعت کی قید دل کو برداشت نہیں کر سکتے تھے ۔ اس لئے اُن پر شریعت نازل کرنے سے پہلے اُن کو اللہ نے چار سو سال مصریوں کی غلامی میں مبتلا کر دیا تھا تب ان کو موسوی شریعت کی تعلیم دی گئی اور تب بھی وہ لوگ بہت سرکشی کرتے رہے تھے ۔ اس لئے اُن کو چالیس سال تک جنگل میں سرگردان رکھا ۔ جب جدید نسلیں جو زیر تربیت شریعت موسوی پرورش پاتی رہی تھیں ۔ تب کنعان کی سلطنت لینے کے قابل ہوئیں اور موسوی شریعت کا بوجھ اُٹھایا ۔ پھر بھی بہت دفعہ اُن سے سرکشی ہوتی رہی ۔ اور اس کے عوض میں سخت سزائیں پاتے رہے ۔ ایسے ناشائستہ اور جہالت کے زمانوں کے احوال جو کتب مقدسہ میں بیان ہوئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں لیکن ان کتابوں میں اُن بزرگوں کے اعمال کی پیروی کرنے کا حکم کہیں نہیں بلکہ جو احکام اطاعت کے لئے بیان کئے گئے ہیں وہ تو ہمیشہ اور سب کے لئے واجب التعمیل ہیں سوا خاص شرعی حکموں کے جو ہر ایک زمانہ اور قوم کی استعداد کے مطابق تعلیم دیئے جاتے تھے ۔ قرآن شریف میں دین اور شریعت میں تمیز کی گئی ہے ۔ دین تو سارے جہان کے لئے ایک ہی ہے جیسے اللہ واحد پر ایمان لانا کہ وہ قادر مطلق ہے اور علیم و خبیر ہے اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور ازلی ابدی ہے وغیرہ اور اسی اکیلے اللہ کی عبادت کرنے اور اُسی پر پورا توکل کرنا اور دنیا سے بے رغبتی کرنی اور نفسانی خواہشوں کو ضبط کرنا ۔ صبر تحمل ۔ عدل ۔ احسان ۔ بدی کا بدلا بھلائی سے دینا ۔ اپنے ہمسایہ کو اپنی جان کی برابر پیار کرنا وغیرہ دینی تعلیم ہے اور یہ ہدایت سارے زمانوں اور ملکوں کے لئے ایک ہی ہے ۔ عبادت کے طریق جو تعلیم دیئے گئے ہیں یہ شریعتی ہیں اور مختلف قوموں کو مختلف صورتوں میں تعلیم کئے گئے ہیں ۔ کسی کو کسی خاص شریعت پر چلنے کے لئے مجبور کرنے کا حکم نہیں ہے ۔ مگر ایک ہی دین کے اختیار کرنے کا حکم ہے ۔

عبادتوں کی دو قسم ہیں ۔ مادی اور روحانی مادی عبادتوں کی صورتیں مختلف قوموں کو علیحدہ علیحدہ تعلیم دی گئی ہے لیکن روحانی عبادت سب کے لئے ایک ہی ہے ۔ انسان توریت و انجیل کے موافق

خدا کی شکل پر پیدا کیا گیا ہے۔ اور قرآنی تعلیم کے موافق خدا کا نائب یا خلیفہ زمین پر حکم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ خدا کی شکل پر ہو کر یا خدا کا خلیفہ ہو کر اس کا فرض ہے کہ خدا کے کام کیا کرے۔ جیسی خدا کی مرضی آسمان پر پوری ہے ایسی ہی اُسکی مرضی زمین پر قائم کرنے کی کوشش کیا کرے۔ یہ روحانی عبادت ہے اور اس قسم کی عبادت کا بجالانا ہر ایک فرد بشر کا فرض ہے۔ مادی عبادت کے طریق علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اُن میں کسی قوم کو دوسری قوم سے جھگڑا کرنا نہیں چاہئے۔

آخری فیصلہ کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ رحمان و رحیم ہے۔ اس کا رحم سارے جہان پر حاوی ہے۔ جو انسان خدا کا ظل ہے۔ اس میں رحم اور محبت کا عنصر تمام جذبات پر غالب ہوا کرتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ محبت خود پسندی اور خود غرضی اور دوسروں کی عیب جوئی وغیرہ اخلاق ذمیمہ کو دور کر دیا کرتی ہے۔ اول تو اُس کی نظر میں بُرائی بہت کم دکھلائی دیتی ہے اور جہاں دوسرے کی بہتری کی نظر سے کوئی بات اصلاح طلب نظر آتی ہے تو اُس کو وہ خدا کا نائب نہایت معقول اور ہمدردی کے طریق سے اُس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جہاں دوسرے کی نظر میں اس کے طریق تعلیم میں کوئی قباحت نظر آیا کرتی ہے۔ وہاں بھلائی کرنے کی کوشش موثر بھی ہوا کرتی ہے۔

اگرچہ خاکسار کی نظر میں قرآن شریف کی ہدایت نجات حاصل کرنے کے کافی اور وافی ہے مگر توریت و انجیل کا مطالعہ ان کے نور و ہدایت ہونے کے سبب قرآنی ہدایت کی بخوبی تائید کرتا ہے۔ مگر جو لوگ پہلے سے اپنے دل میں ان کتب مقدسہ کی نسبت کچھ شکوک رکھتے ہیں اُن کے لئے وہ نور بھی تاریکی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہم کو اپنے دل میں محبت اور رحم کے جذبہ کو سب پر غالب کرنا چاہئے پھر ہماری نظر میں وہ تمام باتیں جو قبیح دکھلائی دیتی ہیں اُن میں سے واقعی قبیح امور کے سوا باقی ساری باتیں اچھی معلوم ہونے لگینگی حقیقت میں بُرائی اور بھلائی کا بہت بڑا حصہ انسان کے اپنے دل میں ہوتا ہے۔ صادق علی

پاک بننے کی ضرورت

ہم پادری مسون خاں صاحب کے شکر گذار ہیں کہ جنہوں نے نور افشاں کے ناظرین کے فائدے کے لئے ذیل کا مضمون ہمارے پاس بھیجا ہے۔ واقعی مضمون و بیان مندرجہ ذیل نہایت قیمتی خیالات کو جامع ہے۔

ایڈیٹر

خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو۔ ا تھسلنیکیوں ۳/۴ تم اُس کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لئے خدا کی طرف سے پاکیزگی ٹھہرا۔ ا قرنتیوں ۱:۳۰ انہیں سچائی کے وسیلے سے مقدس کر تیرا کلام سچائی ہے یوحنا ۱۷:۱۷ اور ان کی خاطر میں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلے سے مقدس کئے جائیں یوحنا ۱۷:۱۹۔

ڈاکٹر آر۔ ای ہارٹن صاحب کی تصنیف جام مُسیح کی روحانی تلاش میں جو خیالات قلمبند کئے گئے ہیں وہ مضمون مذکورہ بالا کی تفسیر میں مفید ثابت ہونگے میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی صاحب نہیں ہیں جس نے بیماری کے خود بخود رکنے اور علاج میں دل کے ارادے کی طاقت کو قائم کیا ہو اور ایسا کرنے سے بنی نوع انسان کی نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ روحانی طور پر بھی ایک بڑی خدمت سرانجام دی ہو۔

مسٹر ہارٹن صاحب کا خیال ہے کہ ہم اپنی جسمانی حالت کی نسبت اپنی روحانی اور دینی زندگی کو ایک طریقہ سے زیادہ بہتر اور مضبوط بنا سکتے ہیں۔ جیسا کہ اس طریق سے بیماری کا علاج ہوتا ہے ویسا ہی گناہ کے علاج میں بھی کام آسکتا ہے۔ درحقیقت یہ کوئی نیا خیال نہیں ہے۔ یہی تعلیم ہم کو امثال ۲۳:۷ میں بھی ملتی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے "اپنے دل کی بڑی سے بڑی خبرداری کر کہ زندگی کے ایام اسی سے ہیں۔ اور ہمارا خداوند بتلاتا ہے" جو دل میں بھرا ہے وہی منہ سے نکلتا ہے۔ جو ناپاک نہیں کرتی مگر بُرے خیال زناکاریاں۔ حرامکاریاں جو دل ہی سے نکلتی ہیں۔ متی ۱۲:۳۴۔

مقدس پولوس فلپیوں ۴:۸ میں کہتا ہے "جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں۔ ان پر غور کیا کرو۔

میرا خیال ہے کہ ہم نے وقتاً فوقتاً اس بات کو کئی بار محسوس کیا ہوگا کہ ہمارے ارادے آزمائشوں کے مقابلے میں قاصر ہیں۔ اگر آپ میری طرح ہیں تو کئی دفعہ آپ یہ معلوم کر کے کہ آپ شریر سے۔ بُرے خیالوں سے۔ بدخواہی سے۔ تند مزاجی سے۔ جھوٹ وغیرہ بولنے سے بارہا مغلوب ہو گئے ہیں۔ ہم اکثر اوقات شرمندہ ہوئے ہونگے کہ ہم اپنی تقصیروں کا اقرار کرتے ہوئے اور مسیح کی مدد کے لئے دعا کرتے ہوئے کہ وہ ہم کو فتح پانے کے قابل بنائے ناکام ہوئے۔ لیکن پھر بھی ہم گر رہے ہیں۔ اب کیا کسی صاحب نے ہم کو ایک ایسا طریقہ نہیں بتایا جس سے ہم ہر ایک بُرے ارادے یا کمزوری پر فتحیاب ہو جاتے جس کے ذریعے اپنے اندر اس ارادے کو کہ ہم مسیح کا ہم شکل بنیں یا جو کچھ کہ وہ چاہے کر دکھلائے یا ہم سے کرانا چاہے۔ مضبوطی اور تقویت بخشتے۔

ایک صاحب سفارش کرتا ہے کہ ہم اس سادہ فارمولا کی کہ "میں دن بدن ہر ایک طور پر بہتر اور بہتر ہوتا جاتا ہوں" ایسے موقع پر جب کوئی بات ہمارے خوب ذہن نشین ہو گئی ہو اور ہم اس سے موثر ہو گئے ہوں تو کئی بار دہرائیں۔ خصوصاً صبح جاگتے وقت اور رات کو سوتے وقت

"بہتر اور بہتر" کے بجائے آپ اس سے یہ مراد لیں "زیادہ اور زیادہ مسیح کی مانند" اور ان الفاظ میں برزنی اور اندرونی صحت مفہوم ہو۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ مسیح کبھی ہر لحاظ ہر دو حالت ہمارے

نہیں رہا۔

مسیح کا ہمشکل ہونے سے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بھی مراد ہے کہ خدا کے ساتھ روحانی شراکت میں شریک ہونا ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہم مسیح میں رہیں اور مسیح اور اُسکا کلام اپنے آپ میں رکھیں۔ جیسا کہ انگور اور روٹی کے استعارہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

اس واسطے ہم بالکل راستی پر ہونگے اگر ہم متواتر اس خیال کو اپنے آپ میں زندہ رکھیں کہ ”میں مسیح میں ہوں اور مسیح مجھ میں ہے“۔ جب ہم سو جاتے ہیں ہمیں کہنا چاہئے ”اب میں زندہ نہیں رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے“ اور جب ہم جاگ جاتے ہیں تو ہمیں کہنا چاہئے ”زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے“۔ اور نہ صرف انہی اوقات میں بلکہ متواتر تمام دن ہم اپنے تئیں ایسا ہی خیال کر سکتے ہیں جب کبھی کوئی مشکل درپیش ہو جائے تو ہمیں کہنا چاہئے کہ ”مسیح جو مجھے طاقت بخشتا ہے میں سب کچھ کر سکتا ہوں“ پس جب مسیح کا خیال ہم میں مضبوط ہو کر ہماری بے خبری کی حالت میں بھی ہمارے دل اور دماغ میں اپنا کام کرتا رہیگا جیسا کہ ایک صاحب بتلاتے ہیں کہ ”اصلی زور ہماری بے خبری کی حالت میں بھی ہمارے جسم میں کام کر کے صحت اور طاقت کو ازدیاد کرتا رہتا ہے“۔

پہلے پہل ارادے کے ذریعے خیال میں طاقت پیدا ہوتی ہے اور پھر وہ وہ کام کرتی ہے جو ارادہ بذات خود نہیں کر سکتا ہے اپنے ایسے ارادے کی مشق کے لئے کوئی چیز ایسی مفید نہیں ہے جیسی کہ چار اناجیل مفید ہیں۔ جن میں مسیح کی زندگی اور اُس کی تعلیم مندرج ہیں۔ سوای مقدس یوحنا کی انجیل کے دیباچہ کے اس میں نہ کوئی فلسفہ ہے۔ نہ علم الٰہی۔ نہ مذہب۔ محض انسانی زندگی کا نقشہ ہے۔ جو اُس نے بنی نوع انسان میں بسر کی تھی اور ایسے واقعوں کا ذکر ہے جو تمام زندگی کے حالات پر حاوی رہتے ہیں۔ ان میں محبت اور رحم کے کارنامے۔ سادہ اور تمثیلی تعلیم قلمبند ہے۔ جو درحقیقت سادگی کا لاثانی خاکہ ہیں۔

ہم ہر ایک وقت و حالت میں اناجیل سے حسب حالت و ضرورت کوئی واقعہ یا تعلیم یا تمثیل غور و فکر کے لئے لے سکتے ہیں۔ جب پر ہم سوتے یا جاگتے وقت یا جب ہم جسمانی کام میں مصروف ہوں سوچیں اس پر اپنے خیال و ارادہ کو جمائیں۔ اگر ہم ایسے لوگوں میں رہتے ہیں جن میں ہمارا کام مقرر ہے تو ہم کسی آیت کو مدنظر رکھیں جیسا کہ ”خدا نے دنیا کو ایسا پیار کیا۔ اور اپنے دل میں یہ خیال کریں کہ ہم بھی دنیا کو پیار کر سکتے ہیں خواہ اس میں ایسے کثیر لوگ کیوں نہ ہوں جو پہلے دلکش معلوم نہ ہوتے ہوں

میرا خیال ہے کہ پہلے پہل ہم کو ایسے لوگوں سے پیار کرنے میں جو کسی خاص دائرہ سے باہر ہوں کچھ عرصہ تک دقت معلوم ہوگی۔ ایسے لوگ جو ہمارے خیالات۔ اخلاق رسوم وغیرہ سے اختلاف رکھتے ہوں پیار کرنے کی مشق کرنا ضرور دشوار معلوم ہوگا تاہم مسیح نے ان کو پیار کیا وہ گنہگاروں کے لئے آیا اور ہم بھی جو اُس کے ہمشکل بننا چاہتے ہیں اپنے دل میں یہ سوچیں کہ ہم بھی مسیح کی آنکھوں سے ان پر نظر کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ مسیح نے تمام آدمیوں کو پیار کیا۔ اس لئے وہ مجھے بھی پیار کرتا ہے۔ اور اس لئے کہ وہ مجھ میں ہے اور میں اُس کا ہوں اس لئے مجھے بھی چاہئے کہ میں بھی ان سے پیار کروں جن سے مسیح نے پیار کیا ہے۔ یہ خیال خود بخود مخفی طور پر ہم میں اپنا کام کرنا شروع کر دیگا۔ خود بخود ہی برے لوگوں کی خوبیوں کو ہماری آگاہی میں لے آئیگا۔ جو ان لوگوں کی برائی کے سبب ہمارے دلوں میں نفرت جاگزیں تھی۔ اُسے نابود کر ڈالیگا۔ اور ہم اُن سے محبت کرنے کے عادی ہو جائینگے۔ تب اُن کے گناہ اور گنہگاریوں کے سبب اُن پر ترس کھائینگے۔ اس سے بے صبری۔ بے رحمی۔ بے انصافی۔ بدگمانی جو ہم میں اُن کی طرف سے بستی تھی معدوم ہو جائیگی۔ آپ اُن پر کوئی فتویٰ نہیں لگائینگے۔ بلکہ آپ اُن کو پیار کرینگے۔ نفرت اور حقارت باہمی غائب ہو جائیگی۔ اور مسیح کی محبت اُن پر غلبہ پانا شروع کر دیگی۔

عالم کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب ہمارے اپنے دل کے خیالات کا نتیجہ ہے اور ہمیں بُرا نہیں ماننا چاہئے۔ اگر وہ ایسا کہتے ہیں۔ اگر ایسی بات ہو تو ہمیں دل سے یقین کرنا شروع کر دینا چاہئے۔ مگر خدا کا منکر اپنے دل ارادے کی وجہ ہی سے اُسکا انکار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ مسیح کی روح کا انسان کی عملی زندگی میں غالب آنا ایک بہت ہی مشکل بات ہے یہاں تک کہ مسیحی اکثر اوقات مایوس ہو جاتے ہیں اور کھلم کھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ مسیحیت اور مسیح کا روح ایک لاحاصل باتیں ہیں۔ دنیا و اسی کے خیالات سے بھی ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کی روح کو انسانی طرز عمل پر غلبہ حاصل ہو۔ لیکن ہمیں خود بھی اپنے واسطے برائی سے لڑنا چاہئے اور ہمیں زبردستی کا زبردستی سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ پر بھروسہ بھی رکھنا چاہئے۔ کیونکہ بغیر مسیح کی روح کے تعاون کرنے کے انسانی زندگی کے طرز عمل میں مسیح کی روح کو غلبہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لئے تم اپنے میں یہ خیال روبرو رکھو کہ مسیح جانتا ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اور اس کی محبت کی شریعت توڑے بغیر ہم اپنا کام بلا روک ٹوک کر سکتے ہیں کیونکہ جو کچھ مسیح کو معلوم ہے وہ تمہیں بتائیگا۔ اُسکا روح سچائی کی طرف تمہاری ضرور رہبری کریگا اس لئے کہ وہ تم میں بسا ہوا ہے۔ اس وجہ سے تم اُس کے ہمشکل ہو۔ وہ تمہارا اسیر ہو کر ہر ایک صداقت کو تم پر ظاہر کرنے کو موجود ہے۔ وہ ایک نادیدنی طاقت تمہیں اپنی مرضی کی تکمیل کے لئے خود کام کرنے کو ہر وقت بھیج دیگا۔ اسے تمہاری خودی کی - - - - ضرورت ہے۔ جب تک تم اپنی خودی اس کے سپرد نہیں کرتے تب تک وہ تمہاری زندگی کو اور تمہارے دنیوی طرز عمل کو ہرگز نہیں بدلیگا۔ کیا تم نے ایسا مسیحی کبھی دیکھا جس کی زندگی اور زندگی کا طرز عمل ایسا آئینہ مسیح کی

معجزانہ قدرت سے ہی تبدیل کیا گیا ہو۔ ایسا مسیحی ایک بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ پھر یسوع مسیح سے فی زمانہ مسیحی اپنی زندگی اور اپنی زندگی کے طرز عمل کی تبدیل کے لئے کیوں معجزانہ تبدیلیوں کا مطالبہ کرتے ہیں؟ تم تو اپنی خودی تک مسیح کے حوالے نہیں کیا چاہتے مگر مسیح کی روح سے بڑے بڑے معجزات دیکھنا چاہتے ہو۔ وہ اپنے معجزات کن کو دکھائے؟ کیا ان کو جو اس کی حضوری اور قدرت کا احساس ہی نہیں رکھتے۔ خدا کے کام کرنے کے یہ طریق نہیں ہیں۔

دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی انسان کسی نیک یا بد کام میں مشتاق ہونا چاہتا ہے تو وہ اس نیک یا بد کام کے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے۔ اپنے مقبولہ خیال کی ضد کے جس قدر خیال و اسباب ہوتے ہیں اُن سے بالکلیہ مجتنب ہو جاتا ہے۔ پھر اپنے مقبولہ خیال کے تابع اپنے جسم کو کر دیتا ہے۔ پھر وہ خیال آزادی کی صورت میں جسم کو خیال کو عملی لباس پہنانے کے لئے کام میں لاتا ہے اور نتیجہ مطلوب پیدا کر لیتا ہے۔ پس جو قانون ہماری دنیوی زندگی میں رونما ہے وہی ہماری روحانی و مذہبی زندگی میں پایا جاتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کا خیال پہلے دل میں آنے دو۔ اپنی ذہنی زندگی میں اُسے مضبوط ہونے دو۔ مؤثر ہونے دو۔ اپنی خودی پر اُسے غالب آنے دو۔ اس کے مخالف خیالات کو دل و دماغ سے باہر رہنے دو۔ پھر خیال مسیح کو اوڑھنی بننے دو۔ اپنے قوائے ذہنی و جسمانی پر اُسے حاکم بنجانے دو۔ تب تم دیکھو گے کہ وہ کس سرعت کے ساتھ تمہاری زندگی کو اس کے طرز عمل کو تبدیل کر کے تم کو اپنا ہمشکل بنا لیتا ہے؟

سمسون خاں

پادری سنکر صاحب آجکل آگرہ ہسپتال کے مریضوں کو شام کے وقت وعظ کے لئے کافی وقت دیا کرتے ہیں اور مسز سنکر صاحبہ بھی نو مسیحیوں کی عورتوں کی بہبودی کے لئے دن رات نہ سردی کا اور نہ دوپہر کی گرمی کا خیال کر کے کام میں لگی رہتی ہیں (ڈی۔ سی چوپڑا نیوں)

مسیحیوں کی حیات وممات کا سوال

عنوان مافوق کی ذیل میں مسٹر موسے خاں کے اس بیان کا بقیہ جو نور افشاں کی اشاعت قریبہ میں نکل چکا ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ان ہر دو مضامین کے مطالب کی صحت کے وہ خود ذمہ وار ہیں۔ چونکہ ان مضامین کا تعلق ایک طرف تو پنجاب کرسچن کانفرنس کی کارروائی سے ہے اور دوسری طرف مسیحیان پنجاب کے نفع نقصان سے ہے۔ چونکہ راقم مضمون کو مسیحی ہونے کے ساتھ پنجابی مسیحی ہونے کا فخر حاصل ہے وہ پنجاب کرسچن کانفرنس اور پنجاب کے مسیحیوں کے فائدے کے لئے کانفرنس کی کارروائی پر نقطہ چینی کرنے کا پورا حق رکھتا ہے۔ لہذا کانفرنس کے ذمہ وار اصحاب اور پنجاب کے جملہ مسیحیوں کی آگاہی اور فائدہ کے لئے آپ کی نقطہ چینی نور افشاں میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ کانفرنس کی کارروائی میں اگر کوئی سقم یا نقص ہو تو کانفرنس کے ذمہ وار اصحاب اس کی اصلاح فرمائیں اور مسیحی پبلک بھی اپنے فرض منصبی سے آگاہ ہو کر کانفرنس کی امداد فرمائے کہ وہ کوئی ایسی کارروائی کر سکے جو ہندوستان کے مسیحیوں کے لئے مفید ہو سکے۔

ایڈیٹر

چند ماہ میں ہندوستان کی مختلف اقوام و فرقی کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ اور مسیحیوں کے سوائے باقی جملہ اقوام خوب بیدار و ہوشیار ہو کر اپنی حیات مستقبل کی نسبت شبانہ روز غور و فکر میں مشغول ہیں۔ فرقہ وارانہ اجلاس کے علاوہ مشترکہ اجلاس بھی منعقد ہو رہے ہیں۔ اور ایک ایسی بے چینی، فکرمندی اور مآل اندیشی کا جذبہ ہر ہندی کے رگ و پے میں اشعاد برقیہ سے تیز تر صورت میں ساری و طاری ہے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارے ان الفاظ سے ناظرین کرام پر تحیر و استعجاب کا غلبہ ہو جائیگا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم خواب خرگوش میں سوئے خراٹے لے رہے ہیں۔ قومیں بہت آگے نکل گئیں اور ہم استراحت و تن آسانی کے گرویدہ ہو کر قومی ترقی سے بے پرواہ ہیں اور اس غفلت اور جمود کے لئے قومی لیڈر مورد الزام ہیں۔

آخر معاملہ کیا ہے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب رسالہ مسیحی کی مئی کی اشاعت میں دیا جائے گا۔ لیکن ہمیں خدمت قومی کے فرض نے مجبور کر دیا ہے کہ اس مسئلہ کو قوم کے سامنے رکھدیں اور وہ یہ ہے۔ کہ کلارک آباد میں جو پنجابی مسیحیوں کا (مگر کانفرنس کا نہیں) ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں راے بہادر مسٹر مکرجی صدر آل انڈیا کرسچن کانفرنس نے وہ مکتوب پڑھا جو مرکزی کانفرنس نے تمام صوبجاتی کانفرنسوں کو بدیں غرض چند ماہ ہوئے کہ روانہ کیا تھا کہ آئیندہ دسمبر میں ولایت سے ایک وفد آرہا ہے تاکہ وہ اصلاحات کی کامیابی اور ناکامی کی نسبت تحقیقات کرے اور رپورٹ دے۔ اس وفد کے سامنے مختلف قوموں اور فرقوں کی طرف سے شہادتیں پیش کی جائینگی اور مسیحیوں کی جانب سے کرسچن کانفرنس اپنا بیان سنائیگی کہ کیا ہمیں اصلاحات درکار ہیں یا نہیں آیا ان میں کچھ نقائص ہیں اور وہ کس طرح دور ہو سکتے ہیں۔ اور آیا مسیحی بھی کچھ حقوق طلب کرتے ہیں یا نہیں پس ہر صوبہ کی شاخ کانفرنس اس سوال پر باہم بحث اور غور کر کے اپنا بیان تیار کرے۔ مگر اس چٹھی کو ارسال کئے کئی ماہ گذر گئے اور تا حال پنجاب کرسچن کانفرنس نے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی۔

اس سوال کا خلاصہ سنانے کے بعد صاحب صدر ممدوح نے بیان کیا کہ کسی صوبہ کے ایک رزولیوشن پاس کر کے بھیج دینے سے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ ضرورت ہے کہ صوبہ کے ہر ضلع۔ ہر قصبہ ہر قریہ اور ہر مسیحی بستی میں اس کے متعلق اجلاس منعقد کئے جائیں اور سرکار سے اپنے حقوق کا مطالبہ کیا جائے۔ ورنہ کوئی اثر نہ ہوگا۔ ہم مسیحی بھی ہندوستان میں بود و باش رکھتے ہیں۔ مگر جب

ہندو مسلم سوال آجاتا ہے۔ تو ان کے مقابل میں ہماری کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی۔ مثلاً یو۔پی کے انٹرمیڈیٹ بورڈ میں پاس ہوا کہ صوبہ کے مذاہب کی کتب مقدسہ میں سے اقتباسات کو اخذ کر کے سکولوں کے لئے ایک اخلاقی کتاب تیار کی جائے۔ جب کتاب مرتب ہوئی تو مسٹر احمد شاہ صاحب مسیحی ممبر کونسل نے دریافت کیا کہ مسلمانوں۔ آریوں۔ سناتنیوں اور دیگر مذاہب کی کتابوں سے تو مضامین اخذ کئے گئے ہیں۔ مگر بائبل کا کوئی اقتباس ہے اور نہ حوالہ۔ جواب ملا کہ ہندوستانی مسیحیوں کا شمار کم ہے۔ اس لئے اُن کا خاص لحاظ نہیں کیا جا سکتا۔ اور پھر یہ مذہب غیر ملک سے آیا ہے۔ اس لئے بائبل سے اخذ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔

یہ اس لئے ہوا کہ اس کمیٹی میں کوئی مسیحی نہ تھا۔ ہم مسیحی قرآن۔ گیتا اور رامائن کو کبھی بار پڑھتے ہیں مگر انہوں نے اس کا نام ہی نہ آنے دیا۔ پس اسمبلی کونسلوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں۔ میونسپل کمیٹیوں۔ تعلیم انہار۔ طب وغیرہ تمام کمیٹیوں میں ہمارے نمائندے ہونے چاہئیں۔ ورنہ کوئی مسلمان ہمارے مفاد کی محافظت نہ کریگا اور نہ کوئی مسیحی۔ اور اسی طرح ہماری قومی اور مذہبی ہستی دن بدن کمزور ہو کر آخر مٹ جائیگی۔

اس کے بعد مسٹر کے ایل رلیارام صاحب نے طویل تقریر کی اور بتایا کہ جن قوموں کے اپنے وزیر ہیں وہ فائدہ میں ہیں۔ لاہور میونسپلٹی میں ایک وقت چار مسیحی کمشنر تھے۔ ہندوؤں نے جمع ہو کر سرکار سے اپنے لئے زیادہ جگہیں طلب کیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحیوں کی جگہیں کم کر کے غیر مسیحیوں کو دی گئیں۔ مسیحی کمزور ہیں اُن کی کوئی آواز ہے نہ شنوائی۔ ہر جگہ مسیحیوں کا مفاد خطرہ میں ہے۔ وغیرہ۔

اس کے بعد ایک صاحب نے رزولیوشن پیش کیا کہ پاس کر دیا جائے کہ ہم مسیحی فرقہ وارانہ نیابت (یعنی مسیحیوں کی اپنی جداگانہ نمائندگی) کے خلاف ہیں۔ ہمیں غیر مسلمین میں شامل کر دیا جائے۔ اس پر خوب گرما گرم بحث ہوئی۔ اور فیصلہ ہوا کہ چونکہ سوائے معدودے چند کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کے ممبروں کے باقی تمام شہری اور دیہاتی مسیحی اس معاملہ سے بالکل بے خبر ہیں۔ لہٰذا آل انڈیا کرسچن کانفرنس کی چٹھی کو مسیحی کے مئی دشموع میں شائع کر دیا جائے تاکہ ہر جگہ کے مسیحی اس سے باخبر ہو کر اجلاس منعقد کر کے رزولیوشن پاس کریں۔ افسوس ہے کہ رسالہ مسیحی نے اپنی تازہ اشاعت میں اس کا نام بھی نہیں لیا۔ اندریں حالات ہم مجبور ہو گئے کہ پنجاب کے تمام شہری اور دیہاتی مسیحیوں کو لاعلمی میں ایک ایسے اہم مسئلہ کا اس طرح چپکے چپکے فیصلہ کر دینا نہایت ناواجب ہوگا کیونکہ اگر کانفرنس کے فیصلہ سے ... قوم کی کشتی گرداب بلا میں پھنس جائیگی تو پھر کانفرنس سے تا مدۃ العمر اسے کنارے پر لے جانا ناممکن ہوگا۔ قوم کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ یہ اجلاس اسی مسئلہ کے تصفیہ کے لئے فراہم ہوگا۔ لیکن سوال معمولی نہیں۔ بلکہ حیات و ممات قومی کا اسی پر مدار ہے۔ پس ہم صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں کہ جب تک کم از کم تین ہفتہ پیشتر کانفرنس اس تمام معاملے کو باوضاحت بذریعہ اخبارات اور نشر و اشاعت تمام مسیحیوں تک نہ پہنچائے ہرگز ہرگز قوم کی لاعلمی میں اس پر بحث نہ کی جانی چاہئے۔ ورنہ ممکن ہے کہ وقت گذر جانے پر مسیحیان پنجاب کو اس کا علم ہو اور وہ اس سے متفق نہ ہوں۔ پھر نتیجہ جو ہوگا سو معلوم قوم کا شیرازہ بکھر جائیگا۔ اور اب جو معمولی سی کانفرنس ہے اس کی ہستی بھی ہوا میں اُڑ جائیگی قومی سوال پر بحث کرنے کا ہر شریک قومی کو کامل حق حاصل ہے۔ پس ہم اپنے استحقاق اور اس سے متعلقہ قومی فرض کے بلند آواز الارم کو سنتے ہوئے ہر جگہ کے مسیحیوں کو جگا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تاکہ پہلے قوم اپنا فیصلہ مرتب کرے اور کانفرنس جسے اُس کی نمائندگی کا ادعا ہے اس کے بعد کوئی رزولیوشن پاس کرے۔ ورنہ وہ دعوے نمائندگی کے برخلاف ہونے کا ثبوت قائم کریگی۔ پس

من از ہمدردیت گفتم تو ہم خود فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

خان

رسالہ اثبات صلیب

جناب کا تازہ رسالہ بنام "اثبات صلیب" پہنچ گیا اس کے ایک بار پڑھنے سے ایسا لطف آیا کہ کثرت مشاغل کے باوجود چند بار پڑھا اور قند مکرر کا مزہ لیتا رہا۔ اس زمانہ پر ساخر میں جس قسم کی تصنیف کی بے حد ضرورت محسوس ہو رہی تھی آپ کی اس دیدہ افروز تصنیف نے اس کو پورا کیا۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔

جس وقت آپ کی یہ نادر روزگار تصنیف قادیانیوں کے ہاتھوں میں پہنچیگی وہ خود دیکھ لینگے کہ یہ کس قدر بدیع الاشاعت۔ رفیع المنزلت اور کثیر المنفعت کتاب ہے۔

آہ! وہ دن کب نصیب ہونگے جب ہم اس قسم تصانیف مدارس البنات میں داخل نصاب دیکھیں۔

سلطان

اطلاع

آئندہ امتحان بائبل متعلقہ پنجاب سنڈے سکول یونین کے لئے مورخہ ۹ جولائی ۱۹۲۶ء بروز شنبہ مقرر ہے۔ امیدواران جو امتحان میں پوری کامیابی یا تمغہ جات یا دیگر قیمتی انعامات کے خواہشمند ہیں ابھی کمربستہ ہو کر تیاری کریں۔

جان۔ زیڈ۔ زمن
سکرٹری امتحانات
یونین چرچ۔ ایبٹ آباد

بنوں شہر میں بجلی لگنے کا افواہ ہے۔ چند نوجوانوں نے مل کر ایک کمپنی قائم کی ہے۔ (ٹی۔ سی۔ چوپڑا)

نور افشانی ڈاک

ایک دوست لکھتے ہیں کہ "ایڈیٹری مبارک ہو۔ مگر یہ سنکر از حد قلق ہُوا کہ آپ پر بہت سی پابندیاں عائد کر دی گئیں۔۔۔ آپ کی آزادی ضمیر جاتی رہی"۔ جواباً گذارش ہے کہ ہمارے واجب التعظیم دوست نے بھی مفتی کے عہدے پر سرفراز ہونا منظور کر کے خطاکاروں پر فتویٰ دینے کا کام شروع فرما دیا ہے۔ جس کیلئے ہم بھی تحفۂ مبارکبادی پیش کرتے ہیں۔

مسٹر نخشے داس جالندھری نور افشاں کے کالم میں ایک فسانہ شائع کرنے کی بابت استفسار فرماتے ہیں جس کے جواب میں اس قدر گذارش کی جا سکتی ہے کہ جب تک آپ فسانہ تحریر کر کے ہمارے پاس نہیں بھیج سکتے اور جب تک ہم اسے پڑھ کر نہیں دیکھ لیتے۔ تب تک آپ کے استفسار کا جواب نہیں دیا جا سکتا لیکن تو بھی اس قدر عرض کی جا سکتی ہے کہ مذہبی سبق آموز فسانے نور افشاں میں شائع ہو سکتے ہیں۔

ہم حکیم ناصر الدین صاحب کی صحت و شفا اور مسیحی خدمات کے لئے چودہ جنوبی ہند میں کر رہے ہیں۔ دل سے خدا کا شکر کرتے ہیں۔ آپ آجکل بشارتی خدمت کے لئے دورے پر ہیں۔ قوی امید ہے کہ خداوند کے فضل و کرم سے آپ کا سفر بخیر اور خدا کے جلال کے اظہار کا باعث ہوگا۔

ہمیں یہ معلوم کر کے کمال مسرت ہوئی کہ جناب منشی کید ارناتھ صاحب جو ہند کے مسیحی شعرا میں بزرگ اور کہن سال ہونے کے سوا شعر و سخن میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ہیں۔ بفضل خدا اچھی خوش ہیں۔ لیکن یہ معلوم کر کے ہمیں سخت رنج ہوا ہے کہ آپ کو اپنی ٹانگ کی تکلیف کا اب تک شکوہ ہے جس سے آپ کا آزادی سے چلنا پھرنا اب تک دشوار معلوم ہوتا ہے۔

ہم خانصاحب طالب الدین صاحب کے دل سے شکر گذار ہیں جنہوں نے ایک مدت کے بعد ہمیں یاد فرمایا۔ آپ کی مسیحی آشرم کے متعلق کوششیں ہر معنی میں قابل ستایش ہیں۔ اُن کا ذکر ہم نے اسی نمبر میں کسی دوسری جگہ کر دیا ہے

(باقی آئندہ)

خبریں

کلکتہ ۲۴ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۳۵۰۰ پونڈ کے قیمتی ہیرے جو گورنمنٹ نے لارڈ ڈلہوزی کے خاندان سے خریدے ہیں۔ عنقریب کسی ہندوستانی عجائب گھر میں رکھے جائینگے۔

(بندے ماترم)

بمبئی ۲۴ مئی۔ مسٹر ایس۔ اے ڈانگے سابق ایڈیٹر سوشلسٹ جنہیں کانپور کے مقدمہ سازش میں ۴ سال قید کی سزا ملی تھی۔ آج رہا ہوئے ہیں۔ بہت سے ممبران کانگریس اور ذاتی احباب نے اُن کا خیر مقدم کیا۔ شریمتی سروجنی نیڈو نے بھی ایک پیغام بھیجا۔ امید ظاہر کی گئی کہ وہ مزدوروں کی بہبودی کے کام میں مصروف ہونگے۔ مسٹر ڈانگے کہتے ہیں کہ اُن کے ساتھ جیل میں کوئی خاص سلوک نہیں کیا گیا۔

(〃)

شملہ ۲۴ مئی۔ اب قطعی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ مسٹر شاستری کو جو گورنمنٹ کی طرف سے جنوبی افریقہ میں ایجنٹ مقرر کئے گئے ہیں ۳½ ہزار روپیہ ماہوار اور ان کے سکریٹری کو دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ مسٹر شاستری کی پبلک پوزیشن اور اس عہدے کو کہ جس پر آپ مقرر کئے گئے ہیں مدنظر رکھتے ہوئے یہ تنخواہ بہت ناکافی خیال کی جاتی ہے۔

(〃)

مدراس ۱۵ مئی۔ بے روزگار تعلیم یافتگان کی انجمن نے ایک تجویز پاس کی ہے جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بے روزگار تعلیم یافتگان کے لئے اراضیات ٹھیکہ پر دے اور قرض اور دیگر سہولتیں بہم پہنچائے۔

(〃)

اشتہار کتب

گیتا ولی۔ المن صاحب کے گیتوں کی کتاب صفحہ ۲۵۲۔ مجلد معہ سنہری نام۔ ۴/

ہندو محمدی اور مسیحی مذہب کا مقابلہ از ڈاکٹر اے۔ ایچ ینگ صاحب صفحہ ۱۴ ۱/

حقیقت گناہ۔ از کینن سویر صاحب یہ عالمانہ رسالہ ہے۔ صفحہ ۱۳۶۔ ۴/

حقیقت المسیح۔ مترجمہ از انگریزی پادری طالب الدین صاحب مرحوم صفحہ ۱۶۸۔ ۴/

حیات داؤد۔ از پادری الیف۔ بی مائر صاحب۔ نہایت ضخیم کتاب ہے صفحہ ۱۹۰۔ ۴/

حیات پولوس۔ از پادری جیمس سٹاکر صاحب کئی سمینریوں کے نصاب میں شامل ہے صفحہ ۱۱۲ ۴/

حیات شمع۔ روشنی کے متعلق بسیط و مفصل کتاب سائنس کے رو سے صفحہ ۶۰ ۴/

ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لائیں ڈاکٹر نوری کی تبلیغی بحث ہے صفحہ ۱۱۶ ۴/

اکلیل الانجیل۔ نئے عہدنامہ کا خلاصہ بلحاظ مضامین صفحہ ۱۰۴ ۲/

حضرت محمد صاحب اور کتاب مقدس۔ بائبل میں آنحضرت کی پیشنگوئی موجود ہونے پر بحث صفحہ ۵۶ ۴/

حالات و تعلیمات مسیح مضمون نام سے ظاہر ہے۔ انجیل کے لفظوں میں ہے۔ صفحہ ۶۷ ۳/

ہادی النساء۔ عورتوں کی جسمانی صحت کی قائمی درستی۔ بحالی وغیرہ کے متعلق سب سے بہتر اردو کی کتاب صفحہ ۲۲۸۔ ۱۲/

خفیہ شاگرد۔ مترجمہ مسٹر الیف۔ نجم الدین صاحب یہ نہایت ہی مفید اور کار آمد ٹریکٹ پہلے نور افشاں میں مسلسل چھپتا رہا ہے۔ اب بعد نظر ثانی علیحدہ شائع کیا گیا ہے کاغذ نہایت ہی اعلیٰ اور چکنا صفحہ ۱۲ ۲ پائی

سکریٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی
انار کلی۔ لاہور

کی انجام دہی پر نثار کر دیا ہے۔ وہ عرصہ اڑھائی سال سے حوصلہ شکن اسباب و حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے آشرم کی جملہ ضروریات کی سرانجام انصرام و اہتمام کرتے ہوئے مسیحیت کی بشارتی خدمات کی طرف استقلال و مستعدی سے راغب ہیں۔ ان کی یہی کوشش ہے کہ کھنڈوا آشرم کے وسیلہ سے کثیر سیوکوں کو تیار کر کے تمام ملک میں اُن کے وسیلے سے بشارتی کام کو پھیلا دیں۔ خانصاحب کی مسیحی سرگرمیوں کو دیکھ کر میں نے بھی اپنے آپ کو اپنی بیوی اور بچوں کو اس آشرم کے سپرد کر دیا ہے کہ جو مقدور بھر آشرم کے مقاصد کی عمل تکمیل میں حصّہ لیتا رہوں۔ میں ہر ایک مسیحی سے متمنی ہوں کہ وہ آشرم اور ہمارے لئے کم از کم دعا کی ہی امداد فرمائیں کہ ہم آشرم کے اغراض و مقاصد کو دینی زندگی کی خدمات سے ظاہر و عیاں کر سکیں۔ ہماری دلی تمنا و آرزو یہ ہے کہ ہند کا ہر ایک مسیحی اور ہند کی ہر ایک مسیحی جماعت کھنڈوا مسیحی آشرم کی مالی امداد میں خانصاحب طالب الدین کے شریک حال ہو۔ وہ اس کی ذمہ داریوں میں شریک ہو۔ وہ ہند کے لئے مسیحی سیوک تیار کرنے میں خان صاحب سے تعاون کرے۔ کیونکہ آشرم کے مقاصد و اغراض کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک خانصاحب کے ساتھ ہزاروں خانصاحبوں کا ہونا ضروری ہے کیونکہ مسیحی آشرم کے مقاصد و اغراض ہند میں خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت کو پھیلانے اور مضبوط و محکم کرنے سے وابستہ ہیں۔ یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے جو خانصاحب کی ذات سے علاقہ رکھتا ہو۔ بلکہ ایک پبلک کا کام ہے۔ اسی وجہ سے گذارش ہذا مسیحی پبلک سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مسیحی آشرم کی ذمہ داریوں کی طرف اپنی توجہ کو مبذول فرمائے۔ اور اُس کی ذمہ داری کے بوجھ اٹھانے میں خانصاحب کے ساتھ حصہ لیوے۔

گذشتہ ایام میں مسیحی آشرم کے سیوکوں نے تمام صوبہ میں عموماً اور کھنڈوا کے علاقہ میں خصوصاً خانصاحب کے ساتھ ملکر مسیحی خدمات انجام دے کر مسیحیوں کو شدھی کے حملوں سے بچایا ہے اور وہ اب تک بچا رہے ہیں۔ مسیحیوں کی نگرانی کی سخت ضرورت بھی اس بات کی متقاضی ہے کہ مسیحی جماعتیں مسیحی آشرم کی امداد فرمائیں۔ کیا آپ ہماری اس اپیل پر غور فرمائینگے؟

خاکسار۔ سادھو آئی۔ ڈبلیو۔ کریم اللہ

مسیحیوں کیلئے ایک ضروری پیغام

ہم بنوں کے مسیحی خدام کی توجہ خصوصیت سے مضمون ذیل کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ وہ مسیحی بھائیوں کی تکالیف کی طرف توجہ فرمائیں جنکی طرف اس مضمون میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر۔

نور افشاں کے مطالعہ کرنے والے اصحاب کی نظروں میں ۱۵ اپریل کے اخبار کا یہ مضمون (بنوں میں مردہ زندہ ہوتا) گذرا ہوگا جس میں خاص اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ خدا کی بادشاہت میں اونچی اور نیچی ذات میں کوئی فرق نہیں۔ مسیح خداوند جس نے تمام کے فدیہ کے لئے اپنی بے گناہ جان دے دی ایک سچائی کا درخت ہے اور ہم سب ادنے اور اعلیٰ مسیحی اُس سچائی کے درخت کے مختلف اعضا ہیں۔ جس طرح درخت کے کئی حصے ہوتے ہیں مثلاً جڑ۔ تنا۔ ڈالیاں پتے۔ پھول اور پھل۔ ویسے ہی ان سب اجزاؤں کا کام بھی ایک سا نہیں جڑ کا کام اور ہے۔ تنوں کا کام اور۔ پتوں کا کام اور ہے۔ اسی طرح پھول اور پھل کا کام اور ہے۔ جڑوں کا کام درخت کے واسطے خوراک تلاش کرنا اور تنوں کا کام ڈالیوں کا سنبھالنا اور پتوں کا کام گندی ہوا کو اپنے آپ میں جذب کرنا اور صاف ہوا کو انسان کے واسطے چھوڑنا۔ اس طرح پھول کا کام اردگرد کے کیڑوں مکوڑوں کو اپنی طرف اپنی دلربا خوشبو سے کھینچنا اور ایک ایسی چیز پیدا کرنا جس سے ذی روح انسان کی حیات قائم رہتی ہے یعنی پھل جو انسان کی زندگی قائم رکھنے کے لئے بنتا ہے۔ یہ سب اجزا اگرچہ جدا جدا ہیں۔ مگر ایک ہی درخت کے حصے ہیں جو اپنی اپنی جگہ پر کار آمد اور مفید ہیں

اسی طرح ہم سب مسیحی جو کہ انگور کے درخت کے حصے ہیں امتیازی نام رکھتے ہیں جو درخت کے ہر ایک حصہ سے مشابہ ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھائی اعلےٰ کام کر کے خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور کوئی ادنے کام کر کے خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے۔ درخت کے اجزاء کی مثال سے آپ سمجھ لینگے کہ سب سے ادنے کام کرنے والے درخت کے پھول ہیں جو کہ ہر قسم کی گندی سے گندی مکھی کو اپنے اوپر بیٹھنے دیتے ہیں اور وہ مکھیاں پھولوں کے اجزاء کو آپس میں ملاتی ہیں اور جس سے ایک اعلےٰ چیز پیدا ہوتی ہے جس کا نام شہد ہے اور پھول سے پھل بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح بنوں کے مسیحی جو کہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور صفائی وغیرہ کے کام کو انجام دے رہے ہیں آج وہ سچائی کے درخت کا پھول بنکر اپنی خوشبو سے دیگر لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لانے کے واسطے پارس تھم کا کام دے رہے ہیں۔ انہوں نے مسیح کے شاگردوں کی طرح محبوب بن کر تحمل اور بردباری کا جال ڈالا ہوا ہے۔ وہ ستائے جاتے ہیں اور مار کھاتے ہیں لیکن مسیح کی خاطر ان سب تکلیفوں کو برداشت کر رہے ہیں۔ جیسا کہ کل کے دن کا ذکر ہے کہ بنوں کی بستی کے سب خاکروبوں نے شراب پی ہوئی تھی اور یہ مسیحی بیچارے اپنے گھروں میں مست بیٹھے ہوئے تھے کہ جھٹ پٹ لوگوں کے اکسانے سے اُن خاکروبوں نے اُن پر حملہ کر دیا اور ان بیچاروں کو اس قدر مارا کہ اب ہسپتالوں میں پڑے ہیں اور اس حالت میں بھی اپنی زبان سے یہی کلمات نکال رہے ہیں کہ مسیح نے اپنے دشمنوں کے واسطے اپنی زبان سے کوئی بری بات نہ نکالی۔ بلکہ ان کے واسطے دعا کی۔ اس طرح ہم بھی اپنے دشمنوں کے واسطے بددعا نہیں کرینگے بلکہ دعا کرینگے کہ خدا اُن کے دلوں سے تاریکی اٹھا دے۔ ... کر

یہ سب ہندو مسلمان اور دیگر لوگ اس کی بادشاہی کو ڈھونڈیں۔

اب بنوں کی کلیسیا کی طرف سے سب بزرگ پادریوں اور دین کے والیوں اور چھوٹے سے چھوٹے دین کے رکنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اُن کے واسطے دعا کریں تاکہ اُن کی امداد خدا کی طرف سے آئے۔ اور اُن کا خاطر خواہ انصاف کیا جائے ؎

بے مدد مرشد کے حق کا راستہ ملتا نہیں
غرق ہو گی کشتی جس کا ناخدا ملتا نہیں

دعاگو۔ بشیر الدین پریچر
بنوں سرحد

پچھلے اتوار کو شام کی نماز کے بعد پادری سالین صاحب نے جو کہ بنوں بطور ایک مہمان کے کسی ایک دوست کی شادی پر میانوالی سے آئے ہوئے تھے گرجے میں لکچر دیا۔ لکچر بہت اعلیٰ تھا اور حاضری بھی بہت زیادہ رہی۔ لوگوں پر خاص اثر ہوا (ٹی سی چوپڑا)

اشتہار ۴/۶

ایک عورت مسماۃ جیندو زوجہ فضل ساکن رحیمن آباد چک نمبر ۱۲۸/۹-ایل ضلع منٹگمری کی ہے جو کہ عرصہ ۱۰ ماہ سے اپنے خاوند کو چھوڑ کر کہیں بھاگ گئی ہے۔ اُسکی تلاش ہر چند کی گئی لیکن مطلقاً کوئی پتہ نہیں ملا اگر کسی صاحب کو اُس کی موجودہ رہائش کا علم ہووے تو اُسکی خبر مہربانی کر کے مشتہر دہندہ کو دے دیویں۔ اطلاع دینے والے اصحاب کو پانچ روپے انعام دیا جاویگا حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ گندم نما۔ قد درمیانہ۔ ہر دو گال پر ایک ایک تتولہ اور ٹھوڑی کے نیچے بھی ایک گُوئے کا نشان ہے اور عمر ۲۰ سالہ ہے۔

خادم۔ قادر بخش پاسٹر
کلیسیا رحیمن آباد چک ۱۲۸/۹-ایل ضلع منٹگمری۔

بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ ۶/۶

سکول ہٰذا کا اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ شمالی ہندوستان کے تعلیم یافتہ جماعتوں کے لڑکوں کو بورڈنگ ہاؤس میں ایک اعلیٰ تعلیم دی جاوے۔

وارڈن۔ پرنسپل سکول فادر منشی نہال چند۔ اور ہاؤس فادر ڈاکٹر عنایت مسیح ہیں۔ تمام دن طلباء کی نگہبانی اچھی کی جاتی ہے۔ اور اُن کو کافی آزادی ملتی ہے جس میں کہ وہ اپنے چال چلن کی بہتری کے لئے ترقی کر سکتے ہیں۔

گذشتہ سال انٹرنس کی جماعت میں ۱۱ طلباء بیٹھے۔ جن میں ۹ کامیاب ہوئے۔ اور ان میں سے کوئی بھی تیسرے درجہ میں نہ آیا۔

پڑھائی امسال ۲۹ اپریل سے شروع ہو گی سکول ہٰذا میں کچھ وظائف بھی لڑکوں کے لئے مقرر ہیں۔ جو سکول شروع ہونے پر حاصل ہو سکتے ہیں۔

مسیحی کاشتکاران پنجاب کو خوشخبری ۱۳/۵

امسال فصل گندم تھوڑی و ناقص ہے۔ سو جلد گھر آجائیگی۔ کاشتکاران کو مئی۔ جون۔ جولائی میں کام کم ہوگا۔ جن کے پاس دو آدمی و ۲ جوڑی بیل ہوں ایک جوڑی اپنے کام کے لئے رکھ لیں اور دو جوڑی مئی جون۔ جولائی کے لئے مرالیوالہ متصل گوجرانوالہ میں کاشت منجی کے لئے ہمارے پاس بھیج دیں تو ۳ ماہ میں فی ہل بیس کیلے منجی کاشت ہوگی۔ یہاں پر پیداوار فی کیلہ ۸ مانی تک ہے۔ قیمت فی مانی عہ روپیہ اور حصہ مزارعہ ۲/۳ پس پیداوار فی ہل کیلے ۲۰ × ۲/۳ حصہ × مانی ہو روپے۔ روپے ہو سکتی ہے۔
۲۶۶۶ ۳۵

المشتہر
جے۔ ڈانیل۔ گجرات

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر شلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جرکشا ۶ سے ۸ تک۔ گرد کو نول ۳ سے ۶ تک۔ مزید معلومات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہٰذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں ۳/۴

(۱) دمہ خشک ہو یا تر۔ پرانا ہو یا نیا اور شرطیہ دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ۔

(۲) ہر قسم کی کمزوری کے دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو۔ قیمت فی شیشی ۱۲/

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ کیسا ہی پُرانا ہو بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲/ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر ڈاکٹر ای۔ این اوڈیا
خورجہ ضلع بلند شہر۔

پادری ایچ ای۔ ڈائکل صاحب مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا ۔